حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور نمرود

22-July-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

22 جولائی، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور نمرود

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور نمرود کا واقعہ

✿...نمرود کا عبرتناک انجام

✿..."تَوحِید" کے چند دلائل

✿...حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے چند اعلیٰ اَوصاف

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد مسلمان کی پناہ گاہ ہے۔ مسجد میں کثرت سے آنے کی عادت بنایئے، اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم! شیطان سے بھی حفاظت ہو گی، گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ ایک اور کام بھی کرلینا چاہیے وہ یہ کہ جب بھی مسجد میں آئیں، یاد کرکے اعتکاف کی نیت بھی کرلی جائے اس کے دو فائدے ہوں گے: اَوَّل یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، دوسرا یہ کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو ضمناً یہ چیزیں بھی جائِز ہو جائیں گی۔

درودِ پاک کی فضیلت

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالی شان ہے: جس نے یہ کہا: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ تو 70 فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (1)

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود | ہے فرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 … معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:82، حدیث:235۔
2 … قبالۂ بخشش، صفحہ:164۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل ترین عمل ہے۔[1]
اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے برگزیدہ نبی ہیں، اللہ پاک نے آپ کو اپنا خلیل بنایا، اسی لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو "خَلِیْلُ اللّٰہ" کہا جاتا ہے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد جتنے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لائے، سب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اَوْلاد سے ہوئے، اس لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو "اَبُوالْاَنْبِیَا (یعنی انبیاء کے والِد) بھی کہا جاتا ہے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پہلے انسان ہیں جنہوں نے باقاعدہ اہتمام کے ساتھ مہمان کی مہمان نوازی فرمائی،[2] اس اعتبار سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب ہے: اَبُوالضِّیْفَان یعنی مہمان نوازی کرنے والے۔[3] حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا حلیہ مُبارَک

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔
2 ...مراٰۃ المناجیح، باب: الترجل، الفصل: الثالث، جلد:6، صفحہ:193۔
3 ...حلیۃ الاولیاء، عکرمہ مولی ابن عباس، جلد:3، صفحہ:385، حدیث:4361۔

اور ظاہِری شکل و شباہت تاجدارِ انبیا، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت ملتی تھی، یہاں تک کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا ہو تو اپنے صاحِب (یعنی محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھ لو۔ [1]

وہ جَدِّ مصطفےٰ ہیں، رَبّ کے خلیل ہیں | ہے نام ابراہیم، وَجِیہ و جلیل ہیں

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور نمرود کا واقعہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام عراق کے شہر بابِل میں پیدا ہوئے، اس وقت تمام دُنیا پر نمرود کی بادشاہت تھی اور اس کا دارالحکومت بھی بابِل ہی تھا۔ نمرود بہت سرکش، انتہائی اَحْمق اور ظالِم بادشاہ تھا، ایسا بدبخت تھا کہ تھا تو بندہ مگر دعویٰ خُدائی کا کرتا تھا اور لوگوں کو مجبور کر کے ان سے اپنی عبادت کروایا کرتا تھا۔ [2]

اس وقت جب ہر طرف کُفر و شرک پھیلا ہوا تھا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کلمۂ حق بلند فرمایا، دِینِ حق کی تبلیغ شروع فرمائی اور لوگوں کو اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیک کی عبادت کی طرف بُلایا۔ اسی سلسلے میں ایک بار حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور نمرود کے درمیان "تَوحِید" کے موضُوع پر مُنَاظَرہ ہوا، اللہ پاک نے اس مُناظرے کو پارہ 3، سورۂ بقرہ، آیت:258 میں ذِکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے حبیب! کیا تم نے اس کو نہ دیکھا تھا جس نے ابراہیم سے اس کے

---

1 ... بخاری، کتاب: احادیث الانبیاء، باب: واتخذ اللہ ابرہیم خلیلا، صفحہ: 856، حدیث: 335۔
2 ... سیرت الانبیاء، صفحہ: 257 بتغیر قلیل۔

الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَۚ﴿۲۵۸﴾

(پارہ3،سورۃ البقرۃ:258)

رب کے بارے میں اس بنا پر جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی ہے، جب ابراہیم نے فرمایا: میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے۔اس نے کہا: میں بھی زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں۔ ابراہیم نے فرمایا: تو اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے پس تو اسے مغرب سے لے آ۔ تو اس کافر کے ہوش اُڑ گئے اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس اِیْمان افروز مُناظرے کی تفصیل یُوں ہے ایک بار قحط سالی ہوگئی، بارشیں رُک گئیں، اَناج ختم ہونے لگا، لوگ مشکلات کا شکار ہوئے۔ ایسے مشکل وقت میں نمرود نے یہ سیاست کھیلی کہ غلے اور اناج کے تمام ذخیرے اپنے قبضے میں کر لئے، اب جو کوئی غلہ لینے آتا، نمرود اس سے پوچھتا: تیرا ربّ کون ہے؟ وہ کہہ دیتا کہ میرا ربّ تُو ہے۔ نمرود اسے غلہ دے دیتا۔ اسی دوران حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی نمرود کے دربار میں تشریف لائے۔ اس وقت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور نمرود کے درمیان یہ مُنَاظَرہ ہوا۔[1]

اس مُناظرے میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی اَصْل ایک ہی دلیل ہے اور وہ یہ کہ

- رَبّ وہ ہوتا ہے، جو مکمل قُدرت و اختیار والا ہو، کسی کا محتاج نہ ہو۔
- اور صِرف ایک ہی ہستی ہے جو کائنات میں مکمل قدرت و اختیار والی ہے۔
- لہٰذا وہ ایک ہی ہستی رَبّ ہے، سَب اُس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔

1... تفسیر نعیمی، پارہ:3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:258، جلد:3، صفحہ 62۔

لیکن یہ دلیل منطقی طریقۂ کار سے ذرا مشکل تھی، لہٰذا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ دلیل بیان کرنے کے بجائے، اس کی 2 مِثالیں بیان فرمائیں، چنانچہ جب نمرود نے پوچھا کہ اے ابراہیم! آپ کا رَبّ کون ہے؟ اس پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:

رَبِّیَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۙ (پارہ3، سورۃ البقرۃ:258)	ترجمہ کنزُالعِرفان: میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتاہے اور موت دیتاہے۔

یعنی اے نمرود! خُود تیرا زِندہ ہونا اور عنقریب موت کے گھاٹ اُتر جانا میرے رَبّ کی رَوشن دلیل ہے، میرا رَبّ ایسا قدرتوں والا ہے کہ وہ بے جان میں زِندگی پیدا فرماتا ہے، جاندار کو موت دیتاہے۔ ایک بے جان نطفے سے جیتا جاگتا عقل مند انسان بناتا ہے، پھر جب چاہتاہے اس جاندار اِنسان کو موت کے گھاٹ اُتارتا ہے، انڈے میں نہ کھڑکی، نہ روشن دان، نہ وہاں ہوا پہنچے، نہ غِذا، ایسی بند جگہ چوزے کو زِندگی بخشتا ہے، غرض میرا رَبّ ہر با اِختیار سے بڑھ کر اِختیار اور قُدرت والا ہے، زِندگی کا بھی وہی خالِق ہے، موت کا بھی وہی خالِق ہے، جو بھی اپنی قُدرت اور اِختیار کا دعوے دار ہے، وہ اپنی قُدرت، اپنی طاقت میں بلکہ اپنے زِندہ ہونے ہی میں میرے رَبّ کا محتاج ہے اور جو محتاج ہو وہ کبھی بھی خُدا نہیں ہو سکتا ہے، لہٰذا خُدا صِرف ایک ہی ہے اور وہی اَصل قُدرت و طاقت والا ہے۔

سب کا پیدا کرنے والا، میرا مولا، میرا مولا
سب سے افضل، سب سے اعلیٰ، میرا مولا میرا مولا

سب کو وہ ہی دے ہے روزی، نعمت اس کی، دولت اس کی
رازِق داتا، پالن ہارا، میرا مولا میرا مولا

ہم سب اس کے عاجز بندے، وہ ہی پالے، وہ ہی مارے
خوبی والا، سب سے نرالا، میرا مولا میرا مولا

طاعت، سجدہ اُس کا حق ہے، اُس کو پوجو وہ ہی رب ہے
اللّٰہ، اللّٰہ، اللّٰہ، میرا مولا میرا مولا

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دلیل بالکل واضح، مکمل اور آسانی سے سمجھ آنے والی تھی اور اس کا جواب دینا نمرود بدبخت کے بَس کی بات نہیں تھی۔ البتہ نمرود ایک بادشاہ تھا، آس پاس سب اُس کے وزیر، مشیر تھے، اسے خُدا ماننے والی عوام تھی، ان سب کے سامنے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دلیل کا جواب نہ دے سکنا، نمرود کے لئے سخت ذِلّت کا سبب تھا، لہٰذا اُس بے وقوف نے اپنی جھوٹی عِزّت بچانے کے لئے نہایت اَحمقانہ جواب دیا، بولا:

قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ (پارہ3، سورۃالبقرۃ:258)	ترجمہ کنزُالعِرفان: میں بھی زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں۔

یعنی اے ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام)! آپ کے کہنے کے مُطابق اگر ربّ وہ ہوتا ہے جو زِندگی اور موت دیتا ہے تو یہ کام میں بھی کرلیتا ہوں، لہٰذا آپ ہی کی دلیل کی رُو سے میں رَبّ ہوا۔ پھر نمرود نے اپنے اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے 2 قیدی بُلائے، اُن میں سے ایک کو قتل کردیا اور دوسرے کو رِہا کردیا اور کہا: دیکھو! جسے میں نے چھوڑا، اسے میں نے زِندگی دی اور جسے قتل کیا، اسے میں نے موت دی۔

اللہ! اللہ...!! کیسی حَماقت کی بات ہے...!! کہاں ایک بے جان چیز میں جان ڈالنا اور کہاں زِندہ شخص کو زِندہ رہنے دینا، اِن دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، اگرچہ عقل مند اسی سے سمجھ سکتے تھے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دی ہوئی دلیل پختہ اور واضح ہے مگر اس پر نمرود کی یہ ظالمانہ حرکت کیسی حماقت پر مبنی ہے، البتہ وہاں موجود سب لوگ نمرود کے حمایتی تھے، وہ نمرود کی اس حماقت کو اس کی فتح سمجھتے، لہٰذا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام

نے اپنی اُسی دلیل کو ایک دوسرے انداز سے بیان کیا، ارشاد فرمایا:

فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ (پارہ3، سورۃالبقرۃ:258)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے پس تو اسے مغرب سے لے آ۔

یعنی اے نمرود! بے جان جِسم میں جان پیدا کرنا تو تیرے بَس کی بات نہیں ہے، اے رَبّ ہونے کے جھوٹے دعوے دار! تُو اس سے آسان کام ہی کر کے دکھادے، وہ یہ کہ سُورج ایک بے جان جسم ہے، یہ مسلسل حرکت کر رہا ہے، چلو..! اس کی حرکت کو روکنا بھی مشکل سہی، تُو بَس اتنا کر کہ سُورج مَشْرِق سے مَغْرِب کی طرف جاتا ہے، تُو اس کی سَمْت بدل دے اور سُورج کو مَغْرِب سے مَشْرِق کی طرف چلا کر دکھادے۔

بَس یہ سننا تھا کہ نمرود کے ہوش اُڑ گئے اور وہ ہَکّا بَکّا رِہ گیا۔ اس نادان اور بدبخت سے اَوْر تو کچھ نہ بَن سکا، ہٹ دھرمی کرتے ہوئے بولا: ابراہیم! جاؤ...!! میرے پاس تمہارے لئے غَلّہ نہیں ہے، اُس ربّ سے مانگو جس کی عبادت کرتے ہو۔ یہ سُن کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام خالی ہاتھ واپس ہوئے، راستے میں ایک ریت کے ٹیلے کے قریب سے گزر ہوا، وہاں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک تھیلے میں ریت بھر لی اور گھر پہنچے، ریت سے بھرا ہوا تھیلا رکھا اور خود آرام فرمانے لگے۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام بیدار ہوئے تو آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا نے کھانا پیش کیا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: یہ اَناج کہاں سے آیا؟ عرض کیا: وہی ہے جو آپ تھیلے میں بھر کر لائے ہیں۔ یہ سُن کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سمجھ گئے کہ اللہ پاک نے اپنے خزانۂ قُدرت سے ہمیں رِزْق عطا فرمایا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! ظالِم و سرکش بادشاہ نمرود کا انجام انتہائی عبرتناک ہوا، تفسیر

نعیمی میں ہے: نمرود کے لشکروں پر مچھروں کا عذاب بھیجا گیا، مچھر اتنے زیادہ آئے کہ اُن سے سُورج چھپ گیا، ان مچھروں نے نمرودی لشکروں کے خون چوس لئے، گوشت چاٹ لئے اور نمرود کے عِلاوہ باقی سب کی ہڈیاں ہی باقی رہ گئیں، نمرود اس عذابِ اِلٰہی کو دیکھتا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا، پھر ایک مچھر نمرود کی ناک کے ذریعے دماغ میں گُھس گیا اور 400 سال تک اس کا مغز کاٹتا رہا، جب اُوپَر سے دھمک پہنچتی تو وہ مچھر کاٹنا چھوڑ دیتا، ورنہ کاٹتا رہتا، چنانچہ دِن رات اس کے سَر پر جوتے اور تھپڑ پڑتے رہتے تھے، اب اس کے دربار کا یہ ادب تھا کہ جو آئے، نمرود کے سَر پر جوتا مارے۔ اس عذاب سے پہلے 400 سال نمرود نے بہت آرام سے سلطنت کی اور 400 سال جوتوں سے پِٹتا رہا، آخر سخت ذِلّت کے ساتھ واصِلِ جہنّم ہوا، اس کی عمر 800 سال سے کچھ زیادہ ہوئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”تَوحِید“ کے دلائل

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ پاک بے نیاز ہے، سب اُس کے محتاج، وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ وہ کسی کا بیٹا، نہ اس کی کوئی اَوْلاد، کوئی بھی اُس کا ہم پَلّہ نہیں، کوئی چیز نہ اُس کی مثل ہے، نہ ہو سکتی ہے بلکہ حق یہ ہے کہ وہی ایک موجود ہے، باقی وُجُود عارِضی، فانی، اللہ پاک کے پیدا کرنے سے وُجُود میں آئے، جب وہ چاہے گا فَنَا کے گھاٹ اُتر جائیں گے۔

لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللہ	لَا مَشْھُوْدَ اِلَّا اللہ
لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللہ	لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللہ

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:258، جلد:3، صفحہ 61 تا 63 ملتقطاً۔

لَآ اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰه،	اٰمَنَّا	بِرَسُوْلِ	اللّٰه
ہے	موجودِ حقیقی وہ		ہے	مشہودِ حقیقی وہ
ہے	مقصودِ حقیقی وہ		معبودِ حق و	حقیقی وہ
لَآ اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰه،	اٰمَنَّا	بِرَسُوْلِ	اللّٰه

وضاحت: یعنی حقیقی وُجُود صِرْف اللہ پاک کا ہے، باقِی جو بھی موجود ہے، اللہ پاک کے پیدا کرنے سے موجُود ہوا، مَقْصُودِ حقیقی بھی وہی ہے کہ سب اسی کی معرفت چاہتے، اسی کی رِضا کے طلب گار رہتے ہیں اور عِبَادت کے لائق بھی صِرْف اللہ پاک ہے، کوئی مَعْبُود نہیں مگر اللہ، ہم اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! اللہ پاک کے موجود ہونے پر اور اللہ پاک کے ایک ہونے پر دُنیا کی ہر چیز روشن دلیل ہے، جو نادان اللہ پاک کی وحدانیت کا، اس کے ایک ہونے کا، اُس کے رَبّ ہونے کا اِنْکار کرتا ہے، اُس کی صِرْف زبان چلتی ہے، ورنہ اس کی آنکھیں، اس کے کان، اس کے ہاتھ، اس کے پاؤں، اس کا پُورا جسم، اُس کی جان بلکہ اُس کی بولنے کی طاقت، اُس کا اپنا وُجُود خود زبانِ حال سے اللہ پاک کی وحدانیت کا اعلان کر رہا ہوتا ہے، گویا اُس کی اپنی ہی ذات اسے یہ کہہ رہی ہوتی ہے کہ اے بے وقوف! اے عقل کے اندھے! تُو جس دِماغ سے سوچتا ہے، وہ دماغ اللہ پاک ہی نے بنایا ہے، تُو جس زبان سے بولتا ہے، وہ زبان اللہ پاک ہی نے بنائی ہے، تُو جن آنکھوں سے دیکھتا ہے، وہ آنکھیں اللہ پاک ہی نے بنائی ہیں، تُو جن ہاتھوں سے پکڑتا ہے، وہ ہاتھ بھی اللہ پاک نے بنائے ہیں، تُو جن پیروں سے چلتا ہے، وہ پیر بھی اللہ پاک نے بنائے ہیں، تیرے سینے میں دِل دھڑکتا

ہے، وہ دِل بھی اللہ پاک نے بنایا، تجھے زِندگی اللہ پاک نے بخشی، تجھے بولنے، سننے، سمجھنے، سوچنے، چلنے پھرنے کی طاقت بھی اللہ پاک نے بخشی اور وہ اللہ پاک ہی ہے کہ تُو چاہے جتنا مرضی زَوْر لگائے، جتنی بھی ترقی کرلے، عنقریب وہ تجھے موت کے گھاٹ اُتارے گا اور تُو فَنَا ہو جائے گا، اے نادان اپنے اندر ہی غور کر! تیرا ہونا، تیرا نہ ہونا، سب کچھ اللہ پاک کے وُجُود پر، اس کے ایک ہونے پر واضح اور صاف دلیل ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ (پارہ26، سورۃ الذّٰریٰت:21)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور خود تمہاری ذاتوں میں ہیں، تو کیا تم دیکھتے نہیں۔

یعنی اے کافِرو! تمہاری پیدائش کے مراحل میں، تمہارے اَعْضَا کی بناوٹ میں، تمہارے اَعْضا کی ترتیب میں، تمہارے جسم کے اندرونی نِظام میں، تمہاری پیدائش کے بعد مرحلہ وار تمہارے حالات بدلنے میں، تمہاری شکلوں، صُورتوں اور زبانوں کے اِخْتلاف میں، تمہاری ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کے مختلف ہونے میں، تمہارے ظاہِر میں، تمہارے باطِن میں اللہ پاک کی قُدْرَت کے بے شُمار عجائبات موجود ہیں تو کیا تُم غور نہیں کرتے؟[1]

اللہ واحد و یکتا ہے | ایک خدا بس تنہا ہے
کوئی نہ اس کا ہمتا ہے | ایک ہی سب کی سنتا ہے
لَآاِلٰہَ اِلَّااللہ، اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ
ہر ہر ذرّہ ہر قطرہ | شاہد ہے ہر ہر لمحہ
اس کی قدرت و صنعت کا | یکتائی و وَحدَت کا
لَآاِلٰہَ اِلَّااللہ، اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ

1 ...صراط الجنان، پارہ:26، سورۂ ذاریات، زیرِ آیت:21، جلد:9، صفحہ:495۔

امام شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک مختصر مُنَاظرہ (حکایت)

ایک بار امام شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس کچھ کافِر آ گئے، انہوں نے امام شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سُوال کیا: بتائیے! خُدا کے وُجُود کی کیا دلیل ہے؟ (شاید امام شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس وقت شہتوت کے درخت کے قریب بیٹھے تھے، اس لئے) فرمایا: یہ شہتوت کا درخت ہی میرے قادِر وقَیُّوم اللہ پاک کے وُجُود کی دلیل ہے۔ کافِر بولے: وہ کیسے؟ فرمایا: دیکھو! اس شہتوت کا پتّا اگر ہرن کھالے تو یہ مُشک بَن جاتا ہے، اسی پتے کو اگر بکری کھالے تو دُودھ بنتا ہے اور اسی پتے کو اگر رَیشم کا کیڑا کھا لے تو اس سے رَیشَم بَن جاتا ہے فَمَنِ الَّذِیْ جَعَلَ هٰذِهِ الْاَشْیَاءَ کَذٰلِكَ مَعَ اَنَّ الطَّبْعَ وَاحِد تو وہ کون ہے جو ایک ہی پتے کو اتنی شکلیں عطا فرما دیتا ہے، حالانکہ پتّا ایک، اس کی طبیعت ایک، مٹیریل ایک، بَس کھانے والے جانور بدلتے جائیں تو اس پتّے سے تیار ہونے والی چیز بدلتی جاتی ہے۔ بَس جو ذات ایک پتے کو کبھی مشک، کبھی دودھ اور کبھی ریشم بناتی ہے، اسی کو خُدا کہتے ہیں، یہ خوب صُورت دلیل سُن کر وہ کافِر فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔[1]

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آ رہا ہے، وہی خدا ہے
سفید اُس کا، سیاہ اُس کا، نفس نفس ہے گواہ اُس کا
جو شعلۂ جاں کو جلا رہا ہے، بجھا رہا ہے، وہی خُدا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تفسیرِ کبیر، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 21 تا 22، جلد: 2، صفحہ: 333۔

فلسفی کا غرور کیسے ٹوٹا...؟ (حکایت)

مولانا رُوم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مَثْنَوِی شریف میں فرماتے ہیں: ایک بار ایک فلسفی کہیں سے گزر رہا تھا کہ اُس کے کانوں میں تِلاوتِ قرآن کی آواز آئی، کوئی شخص سورۂ مُلک کی تِلاوت کر رہا تھا، جب اُس نے سورۂ مُلک کی آخری آیت تِلاوت کی، جس میں اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾ (پارہ29، سورۃ الملک:30)

ترجمہ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لا دے؟

یہ آیتِ کریمہ سُن کر وہ فلسفی تکبر اور غرور سے بولا: یہ کونسی مشکل بات ہے، اگر اللہ پاک پانی کو زمین میں دھنسا دے تو ہم سائنس کے بَل پر مختلف آلات کے ذریعے پانی کو پھر نکال لیں گے۔ اس کافِر اور منکر فلسفی نے یہ بات کہی اور اپنے راستے چلا گیا، رات کو جب یہ سویا تو خواب میں دیکھا کہ ایک بہت طاقتور شخص آیا، اس نے اس فلسفی کے منہ پر زَور دار طمانچہ مارا، جس سے اس کی دونوں آنکھیں نکل گئیں اور ساتھ ہی آنکھوں میں جو نور کا ایک ایک قطرہ پانی تھا وہ زمین پر گر کر خُشک ہو گیا۔

خواب میں آنے والے اس شخص نے خواب ہی میں کہا: اے بدنصیب! اگر تُو واقعی کُدال، پھاوڑے اور دیگر سائنسی آلات کے ذریعے، اللہ پاک کی مدد کے بغیر زمین سے پانی نکال سکتا ہے تو اپنی آنکھوں سے نکلنے والے اِن دو قطروں کو زمین سے نِکال کر دکھا؟

صبح کو جب فلسفی صاحب اُٹھے تو آنکھیں پھوٹی ہوئی تھیں، کچھ دکھائی نہیں دے رہا

تھا، غرور و تکبر کا سارا نشہ بھی اُتر چکا تھا اور اللہ، اللہ پکار رہے تھا۔

کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذِلّت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مہرِ قُدرت لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضی ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا نمرود سے جو مُناظرہ ہوا، جس مُناظرے کو اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بھی بیان فرمایا، اس مُناظرے میں ہمارے لئے عِبْرت و نصیحت کے بہت سارے مدنی پھول ہیں، ایک بہت اہم اور ایمان افروز مدنی پھول جو بعض مُفَسِّرِیْن نے بیان کیا ہے، وہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا نمرود کے ساتھ یہ مُناظرہ ہوا تھا، اُس وقت کی حالت کا مَنْظَر ذرا تَصَوُّر میں لائیے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مقابلے پر جو شخص ہے وہ تمام دُنیا کا بادشاہ ہے، انتہائی سرکش و ظالم ہے اور خود خُدائی کا دعویٰ بھی کرتا ہے، وزیر مُشِیْر بھی اسی کے ہیں، سپاہی بھی اُسی کے ہیں اور عوام بھی اُسی کی ہاں میں ہاں مِلانے والی ہے، اِدھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بالکل تَنِ تنہا ہیں، نہ آپ کے پاس فوج، نہ سپاہی، نہ ظاہِری دُنیوی تاج، نہ تخت، نہ ہی کوئی حمایتی۔

اس حال میں نمرود حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھتا ہے: اے ابراہیم! بتائیے، آپ کا رَبّ کون ہے؟

سُبْحٰنَ اللہ! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی قُوَّتِ ایمانی دیکھئے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی بے مِثَال شُجاعت دیکھئے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا اللہ پاک پر کمال بھروسہ

دیکھئے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام ڈرے نہیں، جھجکے نہیں، پُوری خود اعتمادی کے ساتھ، پُورے یقین کے ساتھ اور فخریہ انداز میں اپنے رَبّ کے وُجُود پر، اپنے رَبّ کے ایک ہونے پر دلیل ارشاد فرمائی اور دلیل کے الفاظ کیا تھے؟ فرمایا: رَبِّیَ الَّذِیْ میرا رب وہ ہے، یہاں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام یُوں بھی کہہ سکتے تھے: اے نمرود! تیرا رَبّ وہ ہے یا ہم سب کا رَبّ یا اگر "تمام جہانوں کا رَبّ کہہ کر دلیل دیتے تو یہ اَوْر بھی زیادہ واضح ہوتا مگر بعض مُفَسِّرِیْن لکھتے ہیں: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس جگہ "رَبِّیْ (میرا رَبّ)" کہا، اس میں آپ نے فخر کا اِظْہار فرمایا، گویا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نمرود کو یہ بتارہے تھے کہ اے نمرود! تُو وہ ہے جو لوگوں کو مجبور کر کے، سزائیں دے کر، لوگوں کے حقوق پر قبضے جما کر، غلہ اور اناج رَوک کر زبردستی اپنے آپ کو خُدا کہلواتا ہے مگر حقیقی خُدا وہ ہے کہ میں مَجْبُوراً اُسے خُدا نہیں مانتا بلکہ مجھے فخر ہے کہ میں اُس خُدا کا بندہ ہوں، اس قُدرت والے خُدا پر یقین رکھتا ہوں، جو زِندگی بھی دیتا ہے، موت بھی دیتا ہے، سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، مغرب میں غُروب کرتا ہے، وہی سچا رَبّ ہے اور وہی حقیقی مَعْبُود ہے۔

اے عاشقانِ رسول! یہ جو نمرود کے سامنے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا مبارک انداز ہے، یہ جو لفظوں کا چُناؤ ہے، یہ ایمان کو تازگی بخشنے والا ہے، ہم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی مِثْل تو نہیں ہو سکتے، ہمیں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جتنا نُورِ ایْمان تو نصیب نہیں ہو سکتا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نبی ہیں، اللہ پاک کے خلیل ہیں، البتہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیروی میں، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ سے فیض حاصِل کر کے اَلحمد للہ! ہم بھی اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہم ایک اللہ پاک وَحْدَہٗ لَاشَرِیک پر ایمان رکھنے

والے ہیں، **ہمیں فخر ہے کہ** ہمارا رَبّ وہ ہے جو زِندگی بھی دیتا ہے، موت بھی دیتا ہے، **ہمیں فخر ہے کہ** ہمارا رَبّ وہ ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، **ہمیں فخر ہے کہ** ہمارا رَبّ وہ ہے جو سب کو رِزق دیتا ہے، **ہمیں فخر ہے کہ** ہمارا رَبّ وہ ہے جس نے زمین بنائی، جس نے آسمان بنائے، جس نے چاند سُورج، ستارے بنائے، **ہمیں فخر ہے کہ** ہمارا رَبّ وہ ہے جو پھول، پھل اُگاتا ہے، **ہمیں فخر ہے کہ** ہمارا رَبّ وہ ہے جو بارش برساتا ہے، بارش کے ایک قطرے کو سِیپ میں رکھ کر اسے موتی بناتا ہے، **ہمیں فخر ہے کہ** ہمارا رَبّ وہ ہے جو پانی کی ایک بُوند سے جیتا جاگتا انسان بناتا ہے، **ہمیں فخر ہے کہ** ہمارا رَبّ وہ ہے جو قُدرتوں والا ہے، جو عظمتوں والا ہے، جو رِفعتوں والا ہے، **ہمارا رَبّ وہ ہے** جسے نہ نیند آتی ہے، نہ اُونگھ آتی ہے، **ہمیں فخر ہے** ہمارا رَبّ وہ ہے جس کی شان و عظمت کے نظارے ہر سمت پھیلے ہوئے ہیں، ذَرَّہ ذَرَّہ اُس کی قُدرت کا مظہر ہے، **ہمیں فخر ہے کہ** ہمارا رَبّ وہ ہے جسے کبھی فَنَا نہیں، **ہمیں فخر ہے کہ** ہمارا رَبّ وہ ہے جس کی شان و عظمت کی کوئی انتہا نہیں، **ہمیں فخر ہے کہ** ہم اُسی سچے، حقیقی خُدا کے ماننے والے ہیں جس نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے دَسْتِ قُدْرت سے بنایا، **وہی رَبّ ہے** جس نے حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کو طُوفان میں محفوظ فرمایا، **وہی رَبّ ہے** جس نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے آگ کو گلزار بنایا، **وہی رَبّ ہے** نے جس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے دریا میں رَستے بنائے، **وہی رَبّ ہے** جس نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو کائنات پر حکومت بخشی، **وہی رَبّ ہے** جس نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور **ہمیں فخر ہے کہ** ہم اُس اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیک پر ایمان رکھنے والے ہیں جس نے تمام جہانوں کے آقا و مولیٰ، سردارِ انبیا، **مُحَمَّد**

مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن بنا کر بھیجا۔

وہی رَبّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا | ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

تجھے حمد ہے خُدایا

بلکہ **اے عاشقانِ رسول!** اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر تو ہمیں فخر ہے، سو ہے، ہم تو اس بات پر بھی ہزار بار فخر کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُمَّتی بنایا ہے، الحمد للہ! ہمیں فخر ہے کہ ہم اُن آقا کے غُلام ہیں جو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہیں، ہم اُن آقا کے غُلام ہیں جو سردارِ انبیا ہیں، ہم اُن آقا کے غُلام ہیں جنہیں محبوبِ خُدا کہا جاتا ہے، ہم اُن آقا، دوجہان کے داتا، رسولِ خُدا، محبوبِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُلام اور اُمَّتی ہیں جنہیں اللہ پاک نے اپنے قُربِ خاص میں بُلایا، اپنا جلوہ بھی دکھایا، پھر واپس مکہ مکرمہ بھی پہنچایا اور ہمیں گُناہ بخشوانے کے لئے، مشکلیں حل کروانے کے لئے، دِین و دُنیا کی بھلائیاں پانے کے لئے اُن پاک نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آستاں بتایا، الحمد للہ! ہمیں اس بات پر فخر تھا، اس پر فخر ہے اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس پر ہمیں قیامت تک فخر ہی رہے گا۔

حضرت اَبُو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ جو اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضی ہو گیا(یعنی مشکل میں، آسانی میں ہر حال میں صبر و شکر کرتا ہوا، اللہ پاک کو اپنا رَبّ مانتا رہا)، اور جو اسلام کے دِین ہونے پر اور مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَسُول ہونے پر راضی ہو گیا، اس کے لئے جنّت واجِب ہو گئی۔[1]

---

1 …مشکوٰۃ، کتاب: الجہاد، الفصل: الثالث، جزء: 3، جلد: 2، صفحہ: 33، حدیث: 3851۔

سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غُلامی پر اِظْہارِ فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میرے آقا کا وہ دَر ہے جس پر | ماتھے گِھس جاتے ہیں سرداروں کے
کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا | بول بالے مِری سرکاروں کے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے اَعْلیٰ اَوْصاف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جنہوں نے نمرود کے ساتھ مُناظرہ کیا اور اپنے دلائل کی روشنی میں نمرود کو بے بَس کر دیا، آپ اللہ پاک کے برگزیدہ نبی اور اللہ پاک کے خلیل ہیں، ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سب سے اَفْضَل ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بلند رُتبہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہی کا ہے، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں 50 سے زائد مرتبہ آپ کا نام ذِکْر فرمایا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَرْجنوں اَوصافِ عالیہ بھی قرآنِ کریم میں ذِکْر کئے گئے ہیں۔[2] آیئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے چند اعلیٰ اَوْصاف کا ذِکْرِ خیر سنتے ہیں:

(1-3): حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حلیم، اَوَّاہ اور مُنِیب ہیں

پارہ:12، سورۂ ہُود، آیت:75 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ | ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک ابراہیم بڑے تحمل والا،

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 359تا360۔
2 ...بصائرذوی التمیز، الباب: الثلاثون، بصیرۃ فی ذکر ابراہیم، جلد:6، صفحہ:24۔

بہت آہیں بھرنے والا رجوع کرنے والا ہے۔	(پارہ12، سورۃ ھود:75)

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے 3 اعلیٰ اَوصاف بیان فرمائے ہیں: (1): حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حِلْم والے ہیں، (2): حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اَوَّاہ ہیں، (3): حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام مُنِیْب ہیں۔

حِلْم کا معنی ہے: بُرْد باری، نَرْم دِلی، **Tolerance**۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی کو غُصّہ آئے اور وہ کوشش کر کے، تکلف کے ساتھ، نفس کو مجبور کر کے غُصّے کو دَبا دے تو اس عَمَل کو کَظْمُ الْغَیْظ کہا جاتا ہے، یعنی غُصّہ پی لینا، اگر بار بار اسی طرح غُصّہ پینے کی مَشْق (**Practice**) کی جائے، یہاں تک کہ ایسی حالت ہو جائے کہ غُصّہ آیا ہی نہ کرے اور اگر غُصّہ آئے بھی تو اسے دبانے میں تکلف سے کام نہ لینا پڑے بلکہ بآسانی غُصّہ دَب جائے، اس کیفیت کو حِلْم کہا جاتا ہے۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: غُصّہ پینے کی نسبت حِلْم زیادہ اَفْضَل ہے، حِلْم عقل کے کمال کی دلیل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ❁ حِلْم اللہ پاک کی صِفَّت ہے ❁ جس خوش نصیب کو حِلْم کی دَولت نصیب ہو جائے وہ اللہ پاک کا پسندیدہ اور پیارا بندہ بَن جاتا ہے ❁ فرشتے حِلْم والے کے مددگار ہوتے ہیں ❁ حِلْم والے کی لوگ تعریف کرتے ہیں ❁ اور حِلْم والا آدمی بلند درجات تک پہنچ جاتا ہے۔ ❁ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 5 چیزیں سُنّتِ انبیا ہیں، اُن میں سے ایک حِلْم ہے۔[2] ❁ ایک حدیثِ پاک میں

---

1 ...اِحیاءُ العلوم، جلد:3، صفحہ:535 تا 536۔
2 ...معجم کبیر، جلد:5، صفحہ:324، حدیث:11282۔

ہے: بے شک مسلمان حِلْم کے ذریعے دِن کو روزہ رکھنے اور رات کو عبادت کرنے والے کا درجہ پا لیتا ہے۔[1] ❁سرکارِ عالی وقار، مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک حِلْم والے کو پسند فرماتا ہے۔[2] ❁ایک حدیثِ پاک میں ہے: روزِ قیامت مخلوق کو جمع کیا جائے گا، ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: اَہْلِ فَضْل کہاں ہیں؟ یہ سُن کر کچھ لوگ اُٹھ کر جلدی سے جنّت کی طرف بڑھ جائیں گے، فرشتے اُن سے پوچھیں گے؟ تم جلدی جلدی جنّت کی طرف کیوں جا رہے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم ہی اَہْلِ فَضْل ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہاری فضیلت کیا ہے؟ وہ کہیں گے: جب ہم پر ظُلْم کیا جاتا تو ہم صبر کرتے، ہم سے بُرا رَوِیَّہ اختیار کیا جاتا تو ہم مُعاف کرتے اور جب ہم سے کوئی جہالت والا برتاؤ کرتا تو ہم حِلْم کا مُظاہرہ کیا کرتے تھے۔[3]

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے | میرے اخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دوسرا وَصف جو سورۂ ہُود کی آیت: 75 میں ارشاد ہوا، وہ ہے: اَوَّاہٌ۔ اَوَّاہ کا لفظی معنیٰ ہے: بہت آہیں بھرنے والا۔ عُلَمائے کرام نے ”اَوَّاہ“ کے 13 معانی بیان فرمائے ہیں، ان معانی کے اعتبار سے آیتِ

---

1 ... معجم اوسط، جلد: 4، صفحہ: 369، حدیث: 6273۔
2 ... سنن کبریٰ بیہقی، کتاب: النکاح، باب: ماجاء فی قبلۃ الجسد، جلد: 7، صفحہ: 174، حدیث: 13587۔
3 ... شعب الایمان، باب: فی حسن الخلق، جلد: 6، صفحہ 263، حدیث: 8086۔
4 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 139۔

کریمہ کا مطلب یہ ہو گا کہ ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت آہ و زاری کرنے والے ہیں، ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت دردِ دِل والے (یعنی اللہ پاک سے محبت کرنے والے) ہیں، ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت عاجزی کرنے والے ہیں، ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت دُعائیں کرنے والے ہیں، ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت توبہ کرنے والے ہیں ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت رحم فرمانے والے ہیں، ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پختہ یقین والے ہیں، ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت تسبیح پڑھنے والے ہیں، ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھلائی سکھانے والے ہیں، ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جہنّم سے بہت ڈرنے والے ہیں، ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بُرائی سے بہت بچنے والے ہیں، ❁ حبشی زبان میں "اَوَّاہ" رَحم و کرم کرنے والے کو کہتے ہیں، اس لحاظ سے معنیٰ ہو گا: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت رَحم فرمانے والے، بہت کَرَم کرنے والے ہیں، ❁ امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوَّاہ اُس کو کہتے ہیں، جس کا دِل ہر وقت اللہ پاک کی طرف لگا رہے، اس لحاظ سے معنیٰ ہو گا: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام وہ ہیں، جن کا دِل ہر وقت اللہ پاک ہی کی طرف لگا رہتا ہے۔[1]

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا تیسرا وَصف جو قرآنِ کریم میں بیان ہوا، وہ ہے: مُنِیب۔ یہ لفظ اِنَابَۃ سے بنا ہے اور اِنَابَۃ کا معنیٰ ہے: اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْکُلِّ اِلٰی مَنْ لَّہُ الْکُلُّ سب کچھ چھوڑ کر صِرف اُس کا ہو جانا جو سب کا مالِک ہے۔[2] اس لحاظ سے آیتِ کریمہ کا معنیٰ ہو گا: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام دُنیا اور دُنیا کا سب کچھ چھوڑ کر، صِرف اللہ پاک کی طرف رُجوع

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:12، سورۂ ھود، زیرِ آیت:75، جلد:12، صفحہ 224۔
2 ...نضرۃ النعیم، جلد:3، صفحہ:540۔

کرنے والے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کے پیارے نبی، حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کے کیسے پیارے پیارے اَوْصاف ہیں، اللہ پاک حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کے صدقے ہمیں بھی اپنی کامِل محبت نصیب فرمائے، کاش! حِلْم کی دَولت مِل جائے، کاش! ہم اللہ پاک کے خوف سے، اس کی محبت میں آہ وزاری کرنے والے بَن جائیں، کاش! دُنیا کی محبت دِل سے نکل جائے اور ہم صِرف اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی طرف رُجُوع کرنے والے بَن جائیں۔

محبت میں اپنی گما یا اِلٰہی ... نہ پاؤں میں اپنا پتا یااِلٰہی
رہوں مست و بے خود میں تیری ولا میں ... پلا جام ایسا پلا یااِلٰہی
مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر ... کر اُلفت میں اپنی فنا یااِلٰہی
مرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم ... ترے خوف سے یا خدا یااِلٰہی[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيب! ... صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

(4): حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام بہت اطاعت گزار ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کا ایک بہت ہی پیارا وَصْف بیان کرتے ہوئے اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

ترجمہ کنزُالعِرفان: یاد کرو جب اس کے رب نے اُسے فرمایا: فرمانبرداری کر، تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی اس کی جو

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 105 ملتقطاً۔

(پارہ1، سورۃ البقرۃ:131) | تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

مُفَسِّرِیْن کرام فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عُمر مبارک 7 سال تھی جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرمایا گیا: اے ابراہیم! ہر طرح ہمارے فرمانبردار ہو جائیے! اس پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بِلا تاَمُّل (یعنی بِلا تاخیر، بِلا جھجک، فورًا) عرض کیا: میں دِل و جان سے اپنے رَبّ کا فرمانبردار ہوتا ہوں۔

پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ساری زِندگی اس پر قائم رہے، اس کے لئے آپ کو بڑی بڑی مشکلات سے بھی گزرنا پڑا مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی فرمانبرداری نہیں چھوڑی۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے نُبُوَّت کا اِعْلان فرمایا تو نمرود بَدبُخت نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مَعَاذَ اللہ! آگ میں ڈال دینے کی ناپاک جسارت کی، جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آگ میں ڈالا جارہا تھا، اس وقت حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہوئے، عرض کیا: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام! کوئی حاجت ہو تو بتائیے۔ فرمایا: جبریل! آپ سے کوئی حاجت نہیں۔ عرض کیا: تو اللہ پاک سے عرض کیجئے۔ فرمایا: اللہ پاک خُود دیکھتا ہے، عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔

جب قوم نے آپ کی بات نہ سُنی، کلمہ پڑھ کر دِیْنِ حق کے پیروکار نہ بنے، قوم نے ضِدّ اور ہٹ دھرمی دکھائی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا گھر بار چھوڑا اَور راہِ خُدا میں ہجرت کی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک تقریباً 100 سال یا اس کے قریب قریب تھی، جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اَوْلاد کی نعمت عطا ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پہلے شہزادے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام ابھی دُودھ پینے کی عمر میں تھے کہ حکم ہوا: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام! اپنے بیٹے کو اور ان کی والِدہ کو مکہ مکرمہ چھوڑ آئیے۔ مکہ مکرمہ اس وقت بالکل بے آباد تھا، یہاں کوئی نہیں رہتا تھا، یہاں زِندگی گزارنے کے اسباب بھی نہیں تھے، اس وقت بھی حضرت

ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کوئی عُذر نہیں کیا بلکہ سَرِ تسلیم خم کیا اور اپنے شہزادے کو مکہ مکرمہ چھوڑ آئے، پھر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک ابھی 13 سال یا 17 سال تھی کہ حکم ہوا: اے ابراہیم! اپنے بیٹے کو قربان کیجئے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس حکم پر بھی سَرِ تسلیم خَم کیا اور بیٹے کی گردن پر چھُری رکھ لی۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اَصْل فرمانبرداری...! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب اللہ پاک کی ایسی کمال فرمانبرداری اختیار کی تو آپ کو اِنْعام کیا مِلا...؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

لَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَاۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ (پارہ1، سورۃ البقرۃ:130)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک ہم نے اُسے دنیا میں چُن لیا اور بیشک وہ آخرت میں ہمارا خاص قُرب پانے والوں میں سے ہے۔

اس آیت میں اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دو بُلند شانیں بیان فرمائی ہیں: (1): اللہ پاک نے دُنیا میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو بہت سی صِفات میں چُن لیا، آپ کو نبوت عطا ہوئی، آپ کو رسول بنایا گیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اِمامت دِی گئی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد جتنے نبی ہوئے، سب آپ کی اَوْلاد سے ہوئے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ پاک نے اپنا خلیل بنایا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر ہی اَفْعالِ حج ظاہِر ہوئے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہی کا بنایا ہوا کعبہ ہمیشہ کے لئے باقِی رکھا گیا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہی کا بسایا ہوا مکہ مکرمہ مقامِ اَمَن بنایا گیا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہی کی تمام آسمانی دِین والے تعریف کرتے ہیں، عرب و عَجَم میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے نام کے ڈنکے بَج رہے ہیں، اور دوسری شان یہ کہ (2): حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ پاک نے

(1)... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:131، جلد:1، صفحہ:745 تا 746 بتغیر قلیل۔

آخرت میں خاص صالحین میں رکھا یعنی قیامت کے دِن خاص تاجِ وِلایت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سَر پر رکھا جائے گا،روزِ قیامت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو خاص خلعت پہنائی جائے گی، آخرت میں سب بے داڑھی ہوں گے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرۂ مبارک پر داڑھی پاک ہو گی اور روزِ قیامت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہی کے شہزادے احمد مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت دکھائی جائے گی۔[1]

دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی | کہ آپ ہی کی خُوشی، آپ کا کہا ہو گا
خُدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خُوشی | خُدائے پاک خوشی اُن کی چاہتا ہو گا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم اللہ پاک کے بندے ہیں اور بندے کا کام عقل دوڑانا نہیں، حکم ماننا ہوتا ہے۔پارہ:22، سورۂ اَحزاب، آیت:36 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

ترجمہ کنز العرفان: اور کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرما دیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار باقی رہے

اس آیت میں فرمایا گیا کہ اے مسلمانو! جب اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہاری جان، مال یا کسی حوالے سے کسی چیز کا حکم کر دیں تو تمہیں اس میں دَخل دینے کا اختیار نہیں رہتا، اس حکم پر سر جھکا دینا تمہارا فرض ہے۔

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:130، جلد:1، صفحہ:744بتغیر قلیل۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:51۔

مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ اللہ پاک کا حکم ہو یا اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ہو، دونوں ہی یکساں طَور پر واجِبُ العُمَل ہیں، اسی طرح آیتِ کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شریعت کا کوئی حکم اگر ہماری طبیعت کے مُطَابق ہو تو اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اگر کوئی حکم ہماری طبیعت، ہماری رائے اور ہماری عقل کے خِلاف ہو تو یہ قُصُور شرعی حکم کا نہیں بلکہ ہماری طبیعت، ہماری رائے اور عقل کا ہے، لہٰذا ایسے اَحْکام کے متعلق بندے کو چاہیے کہ عقل کے گھوڑے دوڑانے کی بجائے، اپنے آپ کو اِطاعت کرنے پر مجبور کرلے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اسی میں بہتری دیکھے گا، اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحْکام پر اعتراض کرنے میں بد بختی ہے۔(1)

دیکھئے! شیطان مَرْدُود پہلے کیسا بُلند رُتبہ تھا، اسے اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا، اس بداَنْجام نے اللہ پاک کے حکم پر اعتراض کیا، حکمِ اِلٰہی کے مُقابلے میں اپنی ناقِص عقل دوڑائی تو ہمیشہ کے لئے مَرْدُود ہو گیا۔ معلوم ہوا: اللہ پاک کے اَحْکام کے مُقابلے میں عقل کے گھوڑے دوڑانا، اپنی ناقِص رائے کو اچھا سمجھنا شیطانی کام ہے اور اللہ پاک کے اَحْکام پر سَر جھکا دینا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بلکہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں | عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شانِ حبیب الرحمٰن، صفحہ: 165و167۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: چوک دَرْس

اے عاشقانِ رسول! نیک نمازی بننے، اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ پانے کے لئے عاشقان رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: چوک درس۔

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی والے مَسْجِدوں میں تو دَرْس دیتے ہی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ چوک، بازار، سکول کالج وغیرہ میں بھی دَرْس دیتے، نیکی کی دَعْوت کو عام کرتے اور سُنّتوں کا ڈنکا بجاتے ہیں۔

گُناہوں سے توبہ نصیب ہو گئی

لانڈھی (کراچی پاکستان) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارے علاقے میں ایک ویڈیو سنٹر کے باہَر دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سردی گرمی کی پرواہ کئے بغیر مستقل مزاجی سے چوک دَرْس دیا کرتے تھے، وہ اسلامی بھائی اس ویڈیو سنٹر کے مالِک کو بھی درس میں شرکت کی دعوت دیتے رہتے مگر وہ روزانہ ہی مَصْرُوفیت کا کہہ کر مَعْذرت کر لیتا تھا، آخر ایک دِن ویڈیو سنٹر کے مالِک نے بھی دَرْس میں شرکت کر ہی لی، جب مبلغِ دعوتِ اسلامی نے دَرْس شروع کیا تو خوفِ خُدا اَور عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھرپُور الفاظ تاثیر کا تِیر بَن کر اُس کے دِل میں پیوست ہو گئے، غفلت کے پردے ہٹ گئے اور چوک دَرْس کی برکت سے ویڈیو سنٹر کے مالِک پر فِکرِ

آخرت غالِب آگئی۔ دَرْس کے بعد اسلامی بھائی نے انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجْتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، چنانچہ وہ ہفتہ وار اِجْتِماع میں شرکت کرنے لگے، آہستہ آہستہ اُن میں تبدیلی آنا شروع ہوئی، آخر ویڈیو سنٹر کے مالِک نے تمام گُناہوں سے توبہ کی، گُناہوں بھرا کاروبار یعنی ویڈیو سنٹر بھی بند کر دیا۔ یُوں الحمدللہ! گُناہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا مسلمان چوک دَرْس کی برکت سے نیک رستے کا مُسَافِر بن گیا۔ [1]

اسی ماحول نے ادنیٰ سے اعلیٰ کر دیا دیکھو | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔ [2]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”معانقہ کرنا“ سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **(1):** جس کا کوئی بھائی ہو اسے چاہیئے اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔ [3] **(2):** معانقہ اُمَّتوں کی تحیت (یعنی ملاقات کا اَدَب) اور اچھی دوستی

---

1 ...میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟، صفحہ:5۔

2 ...جامع بیانِ عِلْم، باب: عِلْم کے فضائل، جلد:1 صفحہ:201، حدیث:220۔

3 ...کَنْزُالْعُمَّال، کتاب: الفضائل، جلد:7، جز:13، صفحہ:26، حدیث:36235۔

ہے اور سب سے پہلے معانقہ اللہ پاک کے خلیل حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کیا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! گلے ملنے کو معانقہ کہتے ہیں اور مُعانقہ سُنَّتِ مصطفےٰ ہے۔ ❁ **مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح** میں ہے: خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنّت ہے[2] پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی مرتبہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر شفقت فرماتے ہوئے انہیں مُعانقہ کا شَرف بخشا کرتے تھے۔ مثلاً ❁ خیبر کے موقع پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو سینے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ بھی دیا۔[3] ❁ ایک بار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بُلایا، جب وہ حاضر ہوئے تو شفقت فرماتے ہوئے انہیں گلے سے لگالیا۔[4]

اے عاشقانِ رسول! مُعانقہ یعنی گلے ملنا سُنّت ہے، البتہ اَمْرَد یعنی بے ریش بچوں سے گلے ملنے سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے کہ اس میں گُناہوں میں جا پڑنے کا سخت اندیشہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں سُنّتوں کا پیروکار بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...میزان الاعتدال، حرف العین، جلد:5، صفحہ:226، حدیث:6080۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:359۔
3 ...ابو داوٗد، کتاب:الادب، باب:قبلۃ ما بین العینین، صفحہ:813، حدیث:5220۔
4 ...ابو داوٗد، کتاب:الادب، باب:قبلۃ ما بین العینین، صفحہ:812، حدیث:5214 خلاصۃً۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ...قَوْلُ الْبَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَوْلُ الْبَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4 ...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکْر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[2]

---

1 ...مَجمَعُ الزَّوائِد، کِتابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
2 ...تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔